رجسٹریشن آف نیوز پیپر 57/100	آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا ترجمان	رجسٹرڈ نمبر L.W. N.R 25
صدر ادارہ سید محمد حسنین عابدی الہ آبادی نائب صدر طاہر عباس آنریری سکریٹری مہدی حسین ندیم غازی پوری	سرفراز	بدل اشتراک سالانہ ۳۰۰ روپے ششماہی ۱۶۰ روپے بیرون ہند سے 150 روپے فی پرچہ 50 پیسے
شمارہ نمبر ۳۷	مورخہ ۹ جون ۲۰۱۸ء مطابق ۱۲ شوال ۱۴۳۹ھ	جلد نمبر ۶۵

درگاہ عالیہ نجف ہند جوگی رام پورہ کی سالانہ تبلیغی مجالس

خطیب اکبر، ذاکر شاہ مشرقین، میثم عصر، خطیب الایمان، ظہیر الملت، یادگار شمس العلماء کی یادگار تقاریر

جوگی رام پورہ، بجنور ۸ جون ۲۰۱۸ء درگاہ نجف ہند کی سالانہ مجالس بتاریخ ۴ جون تا ۷ جون ۱۸ء حسب معمول شمس الحسن ہال میں منعقد ہوئیں حالات کے ناخوشگوار ہونے کے باوجود ایک اندازہ کے مطابق تقریباً ۱۵ ہزار سے ۲۰ ہزار زائرین نے مجالس میں شرکت فرما کر بارگاہ مولاؑ میں اظہار عقیدت پیش کیا۔

ان مجالس میں ہندوستان کے مایہ ناز ذاکرین نے حصہ لیا۔ درگاہ عالیہ میں منتخب ذاکرین نذرانۂ عقیدت پیش کرتے کا اندازہ یوں بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ۴ یوم میں ۲۰ مجالس منعقد ہوئیں اور بڑی تعداد میں شعرائے کرام نے بارگاہ مولاؑ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش فرمایا۔

خطیب اکبر مولانا مرزا محمد اطہر صاحب نے علم اور علیؑ کے موضوع پر دو مجالس کو خطاب فرمایا۔ ذاکر شاہ مشرقین جناب سید محمد حسنین صاحب عابدی الہ آبادی نے علم کے ذریعہ امام کی پہچان کے موضوع پر کامیاب مجلس پڑھی۔ میثم عصر جناب سید فیروز حیدر صاحب نوگانوی، خطیب الایمان جناب سید منظر حسین صاحب طاہر جرولی، ظہیر الملت جناب سید ظہیر عباس صاحب ممبئی اور یادگار شمس العلماء جناب سرکار مہدی صاحب نے انتہائی کامیاب مجلس پڑھ کر بارگاہ مولاؑ میں نذرانہ عقیدت پیش فرمایا۔ شعرائے کرام میں جناب ندیم ہلوری اور تاجی سرسوی صاحب کے کلام بے حد پسند کیے گئے۔ راجہ محمود آباد محمد امیر محمد خاں صاحب نے مرثیہ پڑھ کر اور سید سبط رضی صاحب وزیر تعلیم و وقف اتر پردیش نے بذریعہ تقریر بارگاہ مولاؑ میں نذرانۂ عقیدت پیش فرمایا۔

جناب سید ہاشم رضا صاحب عابدی ایم پی، ہر ہائنس سکینہ بیگم صاحبہ آف رامپور، جناب نقی حسن صاحب کنٹرولر شیعہ وقف بورڈ، جناب سید اختر عباس صاحب سابق کنٹرولر شیعہ وقف بورڈ نے بھی مجالس میں شرکت فرما کر بارگاہ مولاؑ میں اپنی عقیدت کا اظہار فرمایا۔

ذاکر شاہ مشرقین جناب سید محمد حسنین صاحب عابدی الہ آبادی، جنرل سکریٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس و صدر سرفراز منیجنگ بورڈ و صدر آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ نے گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی اس پروگرام میں حصہ لیا۔ اور سرفراز اخبار کی نمائندگی فرماتے ہوئے بڑی تعداد میں اس قدیم اخبار کے جدید خریدار بنائے۔ زائرین نے سرفراز محرم نمبر ۱۴۳۹ھ بے حد پسند فرمایا اور اس کے شائع ہونے پر عابدی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ ۱۴۴۰ھ کا محرم نمبر اور اچھا ہوگا۔ عابدی صاحب نے آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے کیمپ میں بحیثیت صدر آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ (پناہ گزین ایتام کے لیے جو ۲۳ فروری ۲۰۱۸ء سے قومی گھر نادان محل روڈ پر پناہ گزین ہیں) یتیم خانہ کا بھی کیمپ لگایا اور مومنین نے ایتام کے لیے اعانت فرما کر ثواب دارین حاصل کیا۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے کیمپ کے علاوہ شیعہ اخبار، مسجد پبلیکیشن سہارنپور اور ہندی پبلیکیشن سنگرام دتو حیدر کے بھی کیمپ لگا کر دینی خدمات انجام دی گئیں۔

جناب سید افضال مہدی صاحب رکن انتظامیہ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق حسب ذیل ذاکرین نے مجالس کو خطاب فرمایا۔

(باقی ۳ صفحہ پر)

اسلام میں خواتین کے حقوق

از: استاد شہید مرتضیٰ مطہری

کسی بھی عہد میں خانگی زندگی کے انتشار اور اس سے پیدا شدہ تباہ کن اثرات کو ہمارے عہد کی مانند مورد توجہ قرار نہیں دیا گیا ہے اور ہمارے دور کی طرح کسی بھی دور میں انسان اس خطرہ اور اسکے اثراتِ بد سے عملاً دوچار نہیں ہوا ہے۔

دنیا بھر کے تمام قانون ساز، قانون دان اور ماہرین نفسیات تمام حکمت و وسائل کے ساتھ ازدواجی زندگی کی بنیاد کو استوار و پائیدار اور خلل ناپذیر بنانے کی سعی و کوشش میں مصروف ہیں لیکن "قضا را سرکنگبین صفرا فزود" (بد قسمتی سے سکنجبین کے استعمال سے صفرا میں اضافہ ہوا) "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"۔ اعداد و شمار اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ سال بسال سے طلاق کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے اور خانگی زندگی کے درہم برہم ہونے کا خطرہ زیادہ سے زیادہ گھروں پر سایہ فگن ہے۔

عام طور سے یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ہر دور میں کوئی ایک بیماری مورد توجہ قرار پاتی ہے اور اس سے نبرد آزما ہوتے اور اس پر قابو پانے کے لئے تمام مادی و روحانی مساعی بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ رفتہ رفتہ اس بیماری کے مہلک اثرات کم ہونے لگتے ہیں اور انجام کار نیست و نابود ہو جاتی ہے لیکن مرض طلاق کا معاملہ اسکے برعکس ہے۔

عصر حاضر میں طلاق کے روز افزوں واقعات

ماضی میں طلاق اور اسکے اثرات پر، اسکے اسباب و عوامل کی پیدائش و افزائش اور اسکے وقوع پذیر ہونے کے بارہ میں بہت کم غور و فکر کیا جاتا تھا کیونکہ زمانہ گذشتہ میں طلاق خانہ ویرانی کے بہت کم واقعات پیش آتے تھے کل اور آج کے معاملات میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ آج طلاق کے اسباب میں اضافہ ہو گیا ہے۔

معاشرتی زندگی نے ایک ایسی شکل اختیار کر لی ہے کہ افتراق و جدائی اور خانگی تعلقات کی شکست و ریخت پہلے کی نسبت زیادہ دیکھنے میں آتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ دانشمندوں اور اصلاح پسندوں کی مساعی ابھی تک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکی ہیں اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مستقبل میں اس سے بھی زیادہ خطرناک صورت حال درپیش ہے۔

مجلہ "نیوز ویک" کی وساطت سے ایک دلچسپ مضمون بعنوان "امریکہ میں طلاق" شائع ہوا ہے۔ مجلہ مذکور لکھتا ہے "امریکہ میں طلاق حاصل کرنا ٹیکسی حاصل کرنے سے زیادہ آسان ہے" وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ امریکی عوام میں طلاق کے بارہ میں دو ضرب الامثال بہت معروف و مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ "زن و شوہر کے درمیان بدترین مصالحت طلاق سے بہتر ہے" یہ ضرب المثل سروانتیز نامی شخص نے تقریباً چار سو سال قبل وضع کی تھی۔ دوسری ضرب المثل کو رومانی کاہنوں نے بیسویں صدی کے نصف ثانی میں رواج دیا۔ یہ ضرب المثل جو پہلی ضرب المثل کی ضد اور برعکس شعار زندگی کی آئینہ دار ہے اسطرح ہے۔ "عشق ثانی عشق اول سے زیادہ دلفریب ہوتا ہے۔"

محولہ بالا مقالہ کے متن سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ امریکہ میں دوسری ضرب المثل پر خوب خوب عمل کیا گیا ہے۔ کیونکہ اسمیں لکھا ہے کہ "طلاق کے سراب کا شکار نہ صرف نئے شادی شدہ افراد بلکہ ان کی مائیں اور پرانے شادی شدہ لوگ بھی ہوتے ہیں دوسری جنگ عظیم کے بعد سے اب تک امریکہ میں طلاق کے واقعات کی سالانہ اوسط تعداد.....۱۰ لاکھ سے کم نہیں ہوتی ہے شکستہ ازدواجی تعلقات میں سے ۴۰ فیصد دس سال سے زیادہ اور ۱۳ فیصد بیس سال تک برقرار ہے۔ امریکہ کی ۱۲ لاکھ مطلقہ عورتوں کی اوسط عمر ۴۵ سال ہے۔ علیحدگی کے وقت ۴۲ فیصد مطلقہ عورتوں کے ۱۸ سال سے کم عمر کے بچے تھے اس طرح مذکورہ مطلقہ عورتوں نے ایک خاص نسل کی تشکیل کی ہے۔"

مقالہ نگار مزید لکھتا ہے "باوجود یکہ طلاق کے بعد امریکی عورت خود کو آزاد سے آزاد تر محسوس کرتی ہے لیکن مطلقہ عورتیں خواہ وہ کم عمر ہوں یا متوسط عمر کی۔ خوش نہیں ہیں اور ان کی نامرادی و ناکامی کا اندازہ نفسیاتی علاج بے تحاشا شراب نوشی اور روز افزوں خودکشی کے واقعات سے لگایا جا سکتا ہے۔ ہر ۴ مطلقہ عورتوں میں سے ایک شراب نوشی ہو جاتی ہے اور انکے درمیان خودکشی کے واقعات کی تعداد شادی شدہ عورتوں سے تین گنا زیادہ زیادہ ہے خلاصہ یہ ہے کہ امریکہ کی عورت طلاق کے بعد جب عدالت سے کامیاب و کامران باہر نکلتی ہے تو اس پر منکشف ہوتا ہے کہ طلاق کے بعد کی زندگی اس کے تصور کے مطابق بہشت نہیں ہے وہ دنیا جو طبعی قوانین کے بعد خانوادہ کو انسانی زندگی کا مستحکم ترین وارث تصور کرتی ہے اس کے لئے بہت دشوار ہے کہ وہ اس عورت کے متعلق جس نے اس پر رشتہ کو منقطع کر دیا ہے کس حسن ظن کا مظاہرہ کرے ممکن ہے کہ معاشرہ ایسی کسی عورت کو قابل احترام سمجھتا ہو، اسکی پرستش کرتا ہو حتیٰ کہ اسکی پرورش محسوس کرتا ہو لیکن اسے اپنی خوشگوار و پرسکون نجی زندگی میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

پیش نظر مقالہ میں ضمناً اس سوال پر بھی بحث کی گئی ہے کہ آیا طلاق کے روز افزوں واقعات کا سبب زن و شوہر کے درمیان تمام مسائل اور اخلاقی قدروں میں عدم مطابقت یا کوئی اور چیز ہے؟ مقالہ نگار کہتا ہے "اگر نو شادی شدہ جوانوں میں علیحدگی کا عامل ناسازگاری کو قرار دیا جائے تو دیرینہ شادی شدہ افراد میں جدائی کی کیا توجیہہ کی جائے گی؟ امریکی قانون میں مطلقہ عورت کو جو امتیازی حیثیت حاصل ہے اسے ملحوظ رکھتے ہوئے جواب یہ ہے کہ اس بیس سالہ ازدواجی زندگی میں طلاق کا سبب ناسازگاری نہیں ہے بلکہ دیرینہ اختلاف کو برداشت کرنے کی طرف بے رغبتی زیادہ سے زیادہ لذتوں سے لطف اندوز ہونے کی ہوس اور کامجوئی ہے۔ فاتح حملہ گولیاں جنسی انقلاب اور احترام زن کے موجودہ دور میں بیشتر عورتوں کے ذہن میں یہ تصور جاگزیں ہو گیا ہے کہ نفس پرستی اور خوشباشی کو خانگی زندگی کے بقا و تحفظ پر فوقیت حاصل ہے آپ کی نظر میں ایسے میاں بیوی ہوں گے جو سالہا سال سے باہم زندگی گذار رہے ہیں صاحب اولاد ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہیں لیکن اچانک عورت طلاق کی خواہشمند ہوتی ہے قطع نظر اس کے کہ شوہر کی زندگی میں کوئی ظاہری یا باطنی تبدیلی رونما ہوئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کل تک زندگی کی اکتا دینے والی یکسانیت کو برداشت کرنے کے لئے تیار تھی لیکن آج وہ اس یکسانیت کو انگیز کرنے پر آمادہ نہیں آج کی امریکی عورت کے مقابلہ زیادہ لذت پرست اور کم متحمل مزاج ہے۔

باقی آئندہ

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر مہدی حسین ندیم غازیپوری نے برائے آل انڈیا شیعہ کانفرنس ... پریس نادان محل روڈ سے چھپوا کر دفتر اخبار سرفراز قومی گھر نادان محل روڈ لکھنؤ سے شائع کیا۔ . .

صفحہ ۳ کا بقیہ (جوگی پورہ)

۴۔ جناب سید شاہ [illegible] حسین صاحب
میمن سادات ۔ جوائنٹ سکریٹری

۵۔ جناب ہدایت [illegible] خان صاحب
پروپیگنڈہ سکریٹری

۶۔ جناب سید مشید احسن صاحب خزانچی
مظفرنگر

ممبران انتظامیہ

۱۔ جناب افضال مہدی صاحب منگلور
۲۔ ״ سید ہمبر عباس صاحب جوگی پورہ
۳۔ ״ ضمیر تقی صاحب رضوی بجنور
۴۔ ״ سید مظاہر حسین صاحب چھتورپور
۵۔ ״ محمد محسن صاحب بجنور
۶۔ جناب سید منظور حسن صاحب نوگاواں
۷۔ ״ ضمانت علی صاحب امروہہ
۸۔ ״ نسیم حیدر صاحب نوگاواں
۹۔ ״ سید ظہیر حسین صاحب مرادآباد
۱۰۔ ״ محمد حسن المجتبیٰ صاحب سرسوی
۱۱۔ ״ محمد حیدر صاحب علامہ بجنور
۱۲۔ ״ زوار حسین صاحب بجنور
۱۳۔ ״ اختر عباس صاحب مظفرنگر
۱۴۔ ״ سید اطہر عباس صاحب سندرعادلی
۱۵۔ ״ چودھری افسر حسین صاحب مظفرنگر